40واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل 28 اگست 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں مختلف دفاتر کی عمارتیں گرانے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

***1265: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 18 فروری 2008 کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں جو عمارتیں گرائی گئیں ان میں کون کون سے دفاتر موجود تھے ؟

(ب) ان دفاتر کو کہاں منتقل کیا گیا ہے ؟

(ج) ان عمارتوں کے گرنے سے جو دفتری ریکارڈ، فرنیچر اور سامان ضائع ہوا ہے اس کی تفصیل کیا ہے ؟

(د) ان عمارتوں کے متبادل عمارتیں کب، کہاں اور کتنی لاگت سے تعمیر کی جا رہی ہیں ؟

(ہ) کیا یہ اقدام دفتری ریکارڈ، دفتری سامان اور قومی اثاثوں کے نقصان کا باعث نہیں بنا، اس ناقابل تلافی نقصان کا ذمہ دار کون ہے، ذمہ داری کا تعین کیا جائے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 2 اگست 2008 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ 18 فروری 2008 کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں بہت سی خستہ حال اور خطرناک عمارتوں کو گرا دیا گیا ہے- مزید برآں کچھ ایسی عمارتیں بھی گرئی گئی ہیں جو بغیر کسی منصوبہ بندی کے عارضی طور پر بنائی گئی تھیں- گرائی جانے والی عمارتوں میں ریگولیشنز ونگ (S&GAD)، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے کچھ دفاتر واقع تھے-

(ب) ان میں سے کچھ دفاتر سول سیکرٹریٹ کے اندر موجود عمارتوں میں منتقل کئے گئے ہیں اور کچھ دفاتر سیکرٹریٹ کے نزدیک کرائے پر حاصل کردہ پنجاب کواپریٹو یونین کی عمارت میں منتقل کئے گئے ہیں-

(ج) ان عمارتوں کے گرنے سے کوئی دفتری ریکارڈ، فرنیچر اور سامان ضائع نہ ہوا ہے کیونکہ ان کے گرانے سے پہلے دفتری ریکارڈ، فرنیچر اور دوسرا سامان دوسرے دفاتر میں منتقل کر دیا گیا تھا-

(د)ان عمارتوں کے متبادل کسی عمارت کی تعمیر زیر غور نہ ہے۔
(ہ)یہ درست نہ ہے۔اس اقدام سے کسی قسم کا ریکارڈ، دفتری سامان ضائع نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6اپریل 2011)

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں دفاتر کی عمارتیں گرانے سے قبل قانونی تقاضے پورے کرنے کا مسئلہ

*1266:ڈاکٹر سامیہ امجد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ 18فروری 2008کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ کی بہت سی عمارتیں گرادی گئی ہیں،ان عمارتوں کو گرانے کی وجوہات کیا تھیں؟
(ب)ان عمارتوں کو گرانے کا حکم کس نے دیا تھا؟
(ج)مذکورہ عمارتیں گرانے سے پہلے جن قانونی اقدامات اور متعلقہ محکموں کی رپورٹوں کی ضرورت تھی کیاوہ تمام تقاضے پورے کئے گئے تھے؟
(د)اگران عمارتوں کو جلد بازی میں بلاوجہ گرایا گیاہے تواس قومی نقصان کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہےاور حکومت ذمہ دار افراد یااداروں کے خلاف کیاکارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 2اگست 2008 تاریخ ترسیل 9ستمبر 2008)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)یہ درست ہے کہ 18فروری 2008کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں بہت سی خستہ حال اور خطرناک عمارتوں کو گرادیا گیاہے۔مزید برآں کچھ ایسی عمارتیں بھی گرائی گئی ہیں جو بغیر کسی منصوبہ کے عارضی طور پر بنائی گئی تھیں۔
(ب) پنجاب سول سیکرٹریٹ کی عمارتوں کا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے سروے کروایا گیا تھااور اس سروے کے مطابق خستہ حال اور انسانی جان کے لئے خطرناک قرار دی جانے والی عمارتوں کو گرایا گیا تھا۔
(ج)جی ہاں۔

(د)ان عمارتوں کو خستہ حال اور انسانی استعمال کے لئے خطرناک ہونے کی وجہ سے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد گرایا گیا تھا۔لہذا کسی قومی نقصان اور اس کی ذمہ داری کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2011)

صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل سیشن جج کی تعیناتی کا طریقہ کار و دیگر تفصیلات

*3282: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل سیشن جج کی تعیناتی کا طریقہ کار کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ ایڈیشنل سیشن جج کی براہ راست وکیلوں میں سے تعیناتی کی جاتی ہے؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر سول جج بھی بطور ایڈیشنل جج تعینات ہوتے ہیں اگر ہاں تو ان کا شرح تناسب وکیلوں کی مناسبت سے کیا ہوتا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی اسامی پر تعیناتی قواعد وجوڈیشل سروس پنجاب 1994 کے قاعدہ 5 (3) کے تحت بیان ہوئی ہے، جو اس سلسلہ میں دو طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔

(i) بار کے ممبران ابتدائی بھرتی کے ذریعے جو 10 سال بطور وکیل رہے ہوں۔

(ii) سول جج / جوڈیشل مجسٹریٹ ترقی کے ذریعے جو 10 سال تک عدالتی افسر رہ چکے ہوں۔دستیاب اسامیوں کا 60 فیصد کوٹہ جوڈیشل افسران کے لئے مختص ہے اور 40 فیصد بار کے ممبران کے لئے قواعد کی ایک نقل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)جیسے اوپر بیان کردہ سوال "الف" کا جواب ظاہر کرتا ہے براہ راست / ابتدائی بھرتی دستیاب اسامیوں کے 40 فیصد تک محدود ہے۔

(ج) اگرچہ قواعد بیان کرتے ہیں کہ ایک جوڈیشل افسر جس نے 10 سال تک ملازمت کی ہے وہ ایڈیشنل سیشن جج کی اسامی پر ترقی کا اہل ہے۔ تاہم عملی طور پر صرف سینئر سول جج ہی ملازمت کا 10 سالہ مطلوبہ دورانیہ رکھتا ہے۔ اس لئے ایک سینئر سول جج کو اوپر وضاحت کردہ 60 فیصد کوٹہ کے تحت ایڈیشنل سیشن جج کے عہدے پر ترقی دی جاتی ہے۔ صوبائی جوڈیشل سلیکشن بورڈ یہ ترقی سنیارٹی کی بنیاد پر میرٹ پر کرتا ہے جس کی وضاحت قواعد ہذا کی دفعہ 2(E) میں بیان کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2010)

صوبہ پنجاب میں تعینات سیشن ججز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3283: میاں نصیر احمد: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں تعینات سیشن ججز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2007 تا 2009 سیشن ججز میں سے چند کو ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے

اگر ہاں تو ان کے ناموں سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیشن ججز کی بطور ہائیکورٹ کے جج کی سلیکشن کا کوئی خاص Criteria

اور کوٹہ ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا سیشن ججز کا ہائیکورٹ میں جج مقرر کئے جانے کے لئے کوئی شرح تناسب بھی مقرر ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس وقت 37 ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز پنجاب کے 36 اضلاع اور اسلام آباد میں کام کر رہے

ہیں۔ دوسرے 80 ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز Ex-Cadre اسامیوں پر بطور پریذائیڈنگ آفیسر

سپیشل کورٹس جن میں بینکنگ، لیبر، انسداد دہشت گردی، منشیات، کنزیومر اور احتساب عدالتیں

شامل ہیں، فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب)2007تا2009 کے عرصہ کے دوران لاہور ہائی کورٹ کے کل 47 جج صاحبان میں سے مندرجہ ذیل جج صاحبان صوبے کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کے کیڈر سے تعینات کئے گئے تھے۔

(1)جناب زبدۃالحسن (2)جناب ایس علی حسن رضوی (3)جناب مظہر حسین منہاس

(4)جناب سیف الرحمن (5)جناب کاظم علی ملک (6)رانازاہد محمود

(7)جناب محمداشرف بھٹی

(8)جناب پرویز علی چاولہ (9)جناب منصوراکبر کوکب (10)خان امتیازاحمد

(11)جناب صغیراحمد قادری

(ج)ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کی ہائی کورٹ کے جج کے طور پر تعیناتی آئین کے آرٹیکل (C) 2 193 کے تحت ہوتی ہے جس کی رو سے ایک شخص جس نے پاکستان میں عدالتی عہدہ پر 10 سال کام کیا ہو، ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا جا سکتا ہے۔ہائی کورٹ کے جج کا عہدہ ایک آئینی عہدہ ہے اور آئین کوئی دوسرے "معیارات" فراہم نہیں کرتا۔آئین ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی بطور ہائی کورٹ کے جج تقرری کا کوئی کوٹہ بھی مقرر نہیں کرتا۔

(د)اس کا جواب جزو"ج"میں دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2010)</u>

<u>ضلع وہاڑی، جی پی فنڈ سے امداد کی درخواستوں کی تفصیلات</u>

*5042:<u>سردار خالد سلیم بھٹی</u>:کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)بینوولینٹ فنڈ سے تجہیز و تکفین، سکالرشپ اور منتھلی گرانٹ کی کتنی درخواستیں ضلع وہاڑی کی کس کس آفس میں پینڈنگ ہیں یہ درخواستیں کب موصول ہوئی تھیں ان درخواست دہندگان کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) کتنی درخواستیں فنڈز کمی کی وجہ سے پینڈنگ ہیں اور یہ کس کس آفس میں ہیں اور کب سے پینڈنگ ہیں؟

(ج) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران ضلع وہاڑی کو بینوولینٹ فنڈ سے مالی امداد برائے بیوگان، سکالرشپ اور دیگر مدوں کی ادائیگی کے لئے کتنی گرانٹ جاری کی گئی، تفصیل مالی سال وائز بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی مزید کتنی رقم ادائیگی کے لئے درکار ہے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) بنیوولینٹ فنڈ سے تجہیز و تکفین کی 87 سکالرشپ 1103 اور ماہانہ امداد کی 19 درخواستیں پینڈنگ ہیں یہ درخواستیں سال 2010 میں موصول ہوئی تھیں ان درخواست دہندگان کے نام اور پتہ جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر وہاڑی کو مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تجہیز و تکفین کی 87 سکالرشپ 851 اور ماہانہ امداد کی 19 درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے پینڈنگ تھیں جن کی ادائیگی کے لئے مورخہ 23-04-2011 کو مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) مالی سال 2007-08 کے دوران ضلع وہاڑی کی ماہانہ امداد کی مد میں مبلغ ایک کروڑ پینتالیس لاکھ بارہ ہزار پانچ سو (-/Rs.1,45,12,500) شادی گرانٹ کی مد میں چھبیس لاکھ چون ہزار باسٹھ (-/26,54,062) سکالرشپ کی مد میں انتالیس لاکھ پچھتر ہزار چار سو اڑتیس (39,75,438) اور تجہیز و تکفین کی مد میں سترہ لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو بارہ (-/17,41,812) اور مالی سال 2008-09 کے دوران ماہانہ امداد کی مد میں ایک کروڑ بارہ لاکھ بائیس ہزار دو سو پچاس (-/1,12,22,250) شادی گرانٹ کی مد میں چھ لاکھ انتالیس ہزار باسٹھ

(6,39,219)روپے سکالرشپ کی مد میں چھ لاکھ انتالیس ہزار دو سو انیس (-/6,39,062)
اور تجہیز و تکفین کی مد میں چار لاکھ (4,00,000) روپے کی گرانٹ جاری ہوئی۔
(د) ان سالوں کے دوران متذکرہ رقم بمطابق جزو (ج) درخواست گزاروں میں تقسیم کی جا چکی ہے، کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس ضمن میں مزید رقم درکار نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 دسمبر 2010)

صوبہ کے محکمہ جات میں فوجی آفیسران کی تعیناتی کی تفصیلات

*7516: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے ادارے ایسے ہیں جن میں پاکستان آرمی کے حاضر و ریٹائرڈ افسران بطور سربراہ محکمہ فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
(ب) سویلین عہدوں پر تعینات فوجی افسران کی تعیناتی سے بیوروکریسی میں جو بے چینی پائی جاتی ہے کیا حکومت اسے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2010 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2010)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) صوبہ پنجاب میں حاضر سروس کوئی آرمی آفیسر کام نہیں کر رہا ہے جبکہ مندرجہ ذیل ریٹائرڈ آرمی افسران کام کر رہے ہیں:-

(1) جناب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) انیس احمد، اعزازی چیئرمین (Implementation & Monitoring cell)، وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ لاہور۔

(2) (2)لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید صباحت حسین، چیئرمین پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور

(ب)سویلین عہدوں پر تعینات فوجی افسران کی تعداد بہت کم ہے اس لئے یہ بیوروکریسی میں کسی بے چینی کا باعث نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 مارچ 2011)

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں حکومت کی ملکیتی گاڑیوں کی تفصیلات

*7517: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) اس وقت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں حکومت کی ملکیتی گاڑیوں کی کل کتنی تعداد ہے اور یہ گاڑیاں کس کس پاور، سی سی کی ہیں اور کن کن افسران کو الاٹ کی گئی ہیں اور کیا یہ ساری گاڑیاں سیکرٹریٹ کے حاضر سٹاک میں موجود ہیں؟

(ب) سال 10-2009 کے دوران ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کتنا خرچ آیا؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2010 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس وقت ٹرانسپورٹ پول محکمہ خدمات وانتظامی امور حکومت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں ملکیتی گاڑیوں کی کل تعداد 434 ہے اور یہ گاڑیاں سیکرٹریٹ کے حاضر سٹاک میں مندرج ہیں۔
گاڑیوں کی استعدادی قوت (سی سی) ماڈل اور ان کی الاٹمنٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
فہرست (الف) میں محکمہ خدمات وانتظامی امور کی درست اور چالو حالت کی گاڑیاں شامل ہیں۔
فہرست (ب) میں وہ گاڑیاں شامل ہیں جو حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں اور کمشنروں کے دفاتر کو دی گئی ہیں۔
فہرست (ج) میں وہ گاڑیاں شامل ہیں جو دوسرے محکمہ جات کو دی گئی ہیں۔

(ب) سال 10-2009 کے دوران ٹرانسپورٹ پول محکمہ خدمات وانتظامی امور حکومت پنجاب سول سیکرٹریٹ کی گاڑیوں کی مرمت پر ۔/27,326,339

(2کروڑ73لاکھ26ہزار3سو39)روپے اور پٹرول پر -/42,570,000

(4کرڑور25لاکھ70ہزار)روپے خرچ آیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب25جون2011)

ڈی جی اینٹی کرپشن آفس میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7566:ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)ڈی جی اینٹی کرپشن پنجاب کے ماتحت گریڈ17اوراوپر کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب)ان ملازمین کے سال09-2008اور10-2009کے سالانہ اخراجات مدوائز بتائیں؟

(ج)ان ملازمین میں کتنے پے پیکج کے تحت کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ اور ماہانہ پے پیکج کی تفصیلات بتائیں؟

(د)پے پیکج کے تحت بھرتی ملازمین کو کس اتھارٹی نے کب بھرتی کیا؟

(ہ)کیا پیکج کے تحت بھرتی ملازمین حکومتی خزانہ پر اضافی اخراجات کا باعث نہیں بن رہے؟

(و)کیا حکومت ان ملازمین کو فارغ کرکے ان کی جگہ قابل اور اہل ملازمین گریڈ پے پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی21ستمبر2010تاریخ ترسیل4نومبر2010)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)ڈی جی اینٹی کرپشن پنجاب میں گریڈ17سے اوپر کی کل اسامیاں222ہیں جن پر 115آفیسر کام کر رہے ہیں۔

(ب)گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے ملازمین کا سال09-2008اور10-2009کے سالانہ اخراجات مدوائز تفصیل درج ذیل ہے۔

مدوائز	2008-09	2009-10
(1)تنخواہ	Rs.2,90,50,639/-	Rs.3,14,96,871/-

(2)الاؤنسز	Rs.3,36,93,902/-	Rs.3,22,26,047/-
(3)میڈیکل چارجز	Rs.11,47,241/-	Rs.1,31,042/-
(4)ٹی اے/ڈی اے	Rs.14,31,073/-	Rs.17,99,340/-
ٹوٹل	Rs.6,53,22,855/-	Rs.6,56,53,300/-

(ج) پے پیکج کے تحت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 4 عدد ہیں جنکے نام و عہدہ اور ماہانہ پے پیکج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	ماہانہ خرچ
1۔خادم حسین بھٹی	کنسلٹنٹ	1,18,175/-
2۔جناب عبدالخالق	ممبر SIU	84,355/-
3۔جناب شیر ظہیر احمد	ممبر SIU	84,355/-
4۔جناب شیخ محمد کھوٹ	ممبر SIU	84,355/-
5۔جناب ناصر جاوید بسرا	ممبر SIU	84,355/-

آفیسر سیریل نمبر 1 کا Contract مورخہ 10۔10۔21 سے ختم ہو گیا ہے۔

(د) پے پیکج کے تحت بھرتی ملازمین کو محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت پنجاب نے بحوالہ نوٹیفیکیشن نمبر SOEII(S&GAD)3-41/2009 کے تحت مورخہ 2010-05-19 کو بھرتی کیا ہے۔

(ہ) یہ آفیسران گریڈ 21/20 میں ریٹائر ہوئے اور اچھی شہرت کے مالک ہونے کی وجہ سے حکومت پنجاب نے انہیں اس لئے بھرتی کیا ہے تاکہ Mega Corruption کے کیسز بلاخوف و خطر اور غیر جانبدارانہ طور پر مکمل کر سکیں۔ یہ حکومتی خزانہ پر اضافی اخراجات کا باعث نہیں ہیں۔

(و) یہ ملازمین جو کہ ریٹائرڈ حضرات ہیں ان کے مروجہ بھرتی کے قوانین میں یہ لکھا گیا ہے کہ صرف ریٹائرڈ جج/پولیس اور سول ہی پے پیکج کے تحت بھرتی کے اہل ہونگے اور یہ تمام قابل اور اہل ملازمین ہیں جن کو فارغ کرنے کا حکومت تاحال کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

اینٹی کرپشن پنجاب کا بجٹ و دیگر تفصیلات

***7567**: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈی جی آفس محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب کے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے اخراجات مد وائز بتائیں ؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ڈی۔ جی آفس کی گاڑیوں پر خرچ ہوئی، تفصیل گاڑی وائز بتائیں نیز یہ گاڑیاں کن کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ؟

(ج) سب سے زیادہ جس آفیسر کی گاڑی پر رقم خرچ ہوئی اس کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں ؟

(تاریخ وصولی 21 ستمبر 2010 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2010)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ڈی جی آفس اینٹی کرپشن پنجاب کے سال 2008-09 اور 2009-10 کے اخراجات کی مد وائز تفصیل فلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) مالی سال 2008-09 میں گاڑیوں پر مبلغ -/9,28,388 (9 لاکھ 28 ہزار 3 سو 88) روپے اور مالی سال 2009-10 میں مبلغ -/7,01,342 (7 لاکھ 1 ہزار 3 سو 42) روپے خرچہ آیا ہے نیز گاڑیوں کی تفصیل اور گاڑی وائز خرچہ اور جن آفیسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل فلیگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) سب سے زیادہ خرچہ گاڑی نمبر LWJ 505 پر خرچہ ہوا جس کی تفصیل درج تفصیل ہے-

مالی سال	خرچ
2008-09	Rs.46,373/- (46 ہزار 3 سو 73)
2009-10	Rs. 1,15,538/- (1 لاکھ 15 ہزار 5 سو 38)

یہ گاڑی ایڈیشنل ڈائریکٹرز جنرل کے زیر استعمال ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:-

نام آفیسران	عہدہ
1-محمد صدیق	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل
2-قمرالزمان	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل
3-ڈاکٹر صالح طاہر	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

ضلع سرگودھا-کرپشن کے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8026: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن ضلع سرگودھا میں 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کرپشن کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے؟

(ج) ان میں کتنے مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں اور کتنوں کے فیصلے ہو چکے ہیں نیز ملزمان کے نام،

ایف آئی آر نمبرز اور ملزمان کے پتہ جات فراہم کئے جائیں؟

(د) زیر تفتیش مقدمات کو کب تک نمٹا دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 24 نومبر 2010   تاریخ ترسیل 10 فروری 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس عرصہ میں ضلع سرگودھا میں درج شدہ مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 2009 میں ٹوٹل 182 مقدمات درج ہوئے۔

سال 2010 میں ٹوٹل 52 مقدمات درج ہوئے۔

سال 2011 میں مورخہ 22 فروری تک ٹوٹل 6 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) اس عرصہ میں جتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں دیئے گئے، تفصیل درج ذیل ہے:-

سال2009میں 27 مقدمات کے چالان داخل عدالت ہوئے۔

سال2010میں 46 مقدمات کے چالان داخل عدالت ہوئے۔

سال2011میں مورخہ 22فروری تک 2 مقدمات کے چالان داخل ہوئے۔

(ج)

سال	جتنے مقدمات درج ہوئے	زیر تفتیش	جن کے فیصلے ہوئے
2009	182	38	144
2010	52	27	25
2011	6	6	-
کل مقدمات	240	71	169

تاہم کل درج شدہ مقدمات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)زیر تفتیش مقدمات کی بابت تمام تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان مقدمات کی تفتیش حقائق پر مکمل کریں اور جلد از جلد ان مقدمات کو یکسو کریں۔تاہم یہ مقدمات جلد ہی حقائق کے مطابق نمٹا دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 8مارچ 2011)

پی جی ایس ایچ ایف کے قیام سے اب تک ملازمین کو فراہم کئے گئے مکانات کی تفصیلات

*8044: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک کتنے ملازمین کو مکان فراہم کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) جن ملازمین کو مکان فراہم کئے گئے ان کے نام، عہدہ و محکمہ اوران سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 24نومبر 2010   تاریخ ترسیل 22فروری 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک کل تقریباً 1000 مکانات تیار ہو چکے ہیں جن میں سے 557 ملازمین نے ٹوٹل رقم جمع کروا کر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔

(ب) جن ملازمین کو مکان فراہم کئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ و محکمہ جات اور ان سے جتنی رقم وصول کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مارچ 2011)

ضلع قصور میں محکمہ کا سٹاف و دیگر تفصیلات

*8046: شیخ علاؤالدین: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ اینٹی کرپشن کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) محکمہ انٹی کرپشن قصور میں 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) محکمہ ہذا کے مذکورہ ضلع میں کتنے تھانہ جات ہیں؟

(د) اس ضلع میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر کس کس تھانہ میں مقدمات درج ہوئے؟

(ہ) کس محکمہ کے ملازمین کے خلاف زیادہ مقدمات درج ہوئے؟

(و) کرپشن میں ملوث کتنے ملازمین کو گرفتار کیا گیا، جن کو گرفتار نہیں کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 24 نومبر 2010 تاریخ ترسیل 22 فروری 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ضلع قصور میں اس وقت 15 افسران واہلکاران تعینات ہیں۔

(ب) محکمہ اینٹی کرپشن قصور میں 10-2009 میں -/14,09,529
(14 لاکھ 9 ہزار 5 سو 29) روپے جبکہ 2010 تا 31 مارچ 2011 -/58,57,021
(58 لاکھ 57 ہزار 21) روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ج) محکمہ ہذا کا ضلع قصور میں ایک تھانہ ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں تھانہ اینٹی کرپشن قصور میں کرپشن کی بنیاد پر 140 ملازمین کے مقدمات درج ہوئے۔

(ہ) سب سے زیادہ مقدمات پولیس کے ملازمین کے خلاف درج ہوئے جن کی تعداد 81 ہے۔

(و) کرپشن میں ملوث 15 ملازمین کو گرفتار کیا گیا۔ مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف جوڈیشل ایکشن منظور ہو چکا ہے جن کی گرفتاری کے لئے کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

نمبر شمار	مقدمہ نمبر	نام سرکاری ملازم، عہدہ سکیل
1	04/09	شاہ نواز ASI سکیل 09
2	53/09	محمد اسلم، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
3	57/09	بشیر احمد، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
4	82/09	لیاقت علی، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
5	84/09	جاوید اقبال ہاشمی، ASI پولیس، سکیل نمبر 09
6	89/09	شیر محمد، ہیڈ کانسٹیبل پولیس، سکیل نمبر 07
7	02/10	جاوید اقبال، ASI پولیس، سکیل نمبر 09
8	04/10	ضمیر الحسن جعفری، TOP&C سکیل نمبر 16
9	06/10	شوکت، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
10	10/10	محمد عمران، انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 16

(تاریخ وصولی جواب 3 مئی 2011)

لاہور روڈ بورے والا وہاڑی میں بچھائے جانے والے سیوریج میں ناقص میٹریل استعمال کرنے کی تفصیلات

*8178: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور روڈ بورے والا (وہاڑی) پر جو سیوریج 47 لاکھ روپے میں بچھایا گیا تھا اس میں ناقص میٹریل استعمال کرنے اور غیر معیاری کام کرنے پر اینٹی کرپشن کو درخواست موصول ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن کے ملازمین نے اس کام کا معائنہ کیا تو موقع پر گٹروں کا گندہ پانی سڑک پر کھڑا پایا جس موقعہ پر سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار پائی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اہلکاروں نے جب ایک گٹر کے کام کا معائنہ کیا تو اس میں ریت کے علاوہ بجری اور سیمنٹ کا استعمال نہیں کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موقع پر ناقص، غیر معیاری کام کی چیکنگ کے باوجود محکمہ اینٹی کرپشن نے اس کام کی انکوائری محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ناقص کام کروانے کے ذمہ داران ملازمین / افسران کے سپرد کر دی ہے؟

(ہ) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیا محکمہ اینٹی کرپشن اس ناقص اور غیر معیاری کام کروانے کے ذمہ داران کے خلاف خود انکوائری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 18 فروری 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ ایک درخواست منجانب مسٹر لیاقت علی ولد تاج علی نے چیئرمین و سیکرٹری گولڈن CCB بسلسلہ منصوبہ سیوریج لائن وری سولنگ دہلی ملتان روڈ چوک فوارہ تادیوان پیٹر ولیم

بوریوالہ اینٹی کرپشن ملتان موصول ہوئی۔اس منصوبہ کی کل لاگت 32 لاکھ روپے تھی جس پر انکوائری نمبر 2010/1309 کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔

(ب) محکمہ اینٹی کرپشن کے ملازمین نے مورخہ 02-12-2010 کو موقع کا معائنہ کیا اور گٹروں کو گندے پانی سے بھرا ہوا پایا لیکن سڑک پر پانی کو کھڑا نہ پایا گیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ جب سیوریج کے کام کا معائنہ کیا گیا تو سیوریج میں استعمال ہونے والی بجری کو موقع پر کم پایا گیا۔موقع پر گٹروں کی مرمت اور صفائی درکار تھی اور جب مین ہول میں استعمال ہونے والی اینٹیں لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائی گئیں تو وہ غیر معیاری ثابت ہوئیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔یہ انکوائری محکمہ اینٹی کرپشن نے خود کی ہے اور اس میں مبلغ -/2,42,665 (2لاکھ 42ہزار 6سو 65) روپے کا نقصان ثابت ہوا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔یہ انکوائری محکمہ اینٹی کرپشن نے خود کی ہے اور اس میں مبلغ -/2,42,665 روپے کا نقصان نکالا ہے اور متعلقہ ذمہ داران چیئرمین عبدالمجید اور سیکرٹری محمد شفیق گولڈن CCB کے خلاف مقدمہ نمبری 11/3 مورخہ 25-02-2011 زیر دفعہ 5(2)47/PCA PPC/409 تھانہ ACE ملتان ریجن درج کر لیا گیا ہے جس کی تفتیش جاری ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8مارچ 2011)</u>

<u>گزٹیڈ آفیسران کی طرح نان گزٹیڈ کو بھی فیئرویل گرانٹ دینے کا معاملہ</u>

*8775: <u>جناب اعجاز احمد کاہلوں</u>: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزٹیڈ آفیسر کو پنشن جانے پر بنیوولنیٹ فنڈ سے ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ کے برابر (Farewell Grant) فیئرویل گرانٹ دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مذکورہ گرانٹ نہیں دی جاتی اسکی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت نان گزٹیڈ ملازمین کو بھی ریٹائرمنٹ پر مذکورہ گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 7 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ گزٹیڈ آفیسر کو پنشن جانے پر بینوولینٹ فنڈ سے ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ کے برابر Farewell Grant دی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مذکورہ گرانٹ نہیں دی جاتی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی پارٹ۔I برائے گزٹیڈ ملازمین اور پارٹ۔II برائے نان گزٹیڈ ملازمین اس فنڈ کے تحت چار گرانٹس گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ دونوں ملازمین کو دی جاتی ہیں۔ جبکہ فیئر ویل گرانٹ صرف گزٹیڈ ملازمین کو دی جاتی ہے ان کے ریٹس بینوولینٹ فنڈ رولز کے مطابق طے کئے گئے ہیں اور یہ رولز بناتے ہوئے کٹوتی کو مدنظر رکھا گیا ہے جو گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کی تنخواہوں سے ماہانہ وار کی جاتی ہے ہر گورنمنٹ سرونٹ اپنی بنیادی تنخواہ کا 3% بینوولینٹ فنڈ کے لئے جمع کراتا ہے۔ ایک نان گزٹیڈ گورنمنٹ ملازم (BS 1-15) اگر ملازمت میں 18 سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہو تو اسکا بینوولینٹ فنڈ کی مد میں اوسط حصہ ایک لاکھ نو ہزار سات سو پچاس روپے ہوتا ہے جبکہ جو فائدہ وہ اور اسکا خاندان بینوولینٹ سے لیتے ہیں وہ تمام گرانٹس کو ملا کر تین لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ گزٹیڈ گورنمنٹ ملازم جو گورنمنٹ سروس میں 21 برس کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور 39 برس تک سروس میں رہنے کے بعد بینوولینٹ فنڈ میں اپنا اوسط حصہ تین لاکھ اڑسٹھ ہزار چار سو چھیاسی روپے ڈالتا ہے انسٹھ سات سو سترہ روپے کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر جو فنڈز کی کمی پارٹ۔II میں ہو جاتی ہے اسکو پارٹ۔I یعنی گزٹیڈ ملازمین کے حصہ سے منتقل کرکے پوری کی جاتی ہے۔ گرانٹ بڑھانے کے حوالے سے سپریم کورٹ

میں حکومت کے مندرجہ بالا جواب سے اتفاق کرتے ہوئے معزز عدالت نے کیس Disposed of کر دیا تھا (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر حکومت نان گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ گرانٹ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2011)

سال 2008 سے اب تک 4/3 روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ و دیگر تفصیلات

*8960: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک 4/3 روم کے کتنے کوارٹر لاہور شہر میں تعینات ملازمین کو الاٹ کئے گئے ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی مع تاریخ آغاز ملازمت کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا ان ملازمین کو کوارٹر میرٹ پر الاٹ ہوئے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا ان ملازمین نے 4/3 روم کوارٹر کی الاٹمنٹ کروانے کیلئے درخواست جمع کروائی تھی تو ان کا نمبر اور تاریخ بتائیں؟

(د) کتنے کوارٹر کن کن ملازمین کو وزیراعلیٰ کے احکامات پر قواعد میں ترمیم کر کے الاٹ کئے گئے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کوارٹر نمبر کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2011 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک 4۔3 روم کیٹیگری میں 109 کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)109 کوارٹرز میں سے 35 کوارٹرز میرٹ پر الاٹ کئے گئے باقی 74 کوارٹرز وزیر اعلیٰ پنجاب کے صوابدیدی اختیارات کے تحت پالیسی میں نرمی کر کے الاٹ کیے ہیں تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں کیونکہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق اہل محکمہ جات (پنجاب سول سیکرٹریٹ، لاہور ہائی کورٹ اور پنجاب اسمبلی) کے ملازمین اسٹیٹ آفس میں الاٹمنٹ کے لیے اپنا نام رجسٹر کروا سکتے ہیں جبکہ دیگر محکموں کے ملازمین کو وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت پالیسی میں نرمی کر کے الاٹ کیے ہیں تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر اب تک 74 ملازمین کو متعلقہ قواعد میں نرمی اختیار کرتے ہوئے رہائش گاہیں فراہم کی گئی ہیں (تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اکتوبر 2011)

سال 2010، سکالرشپ کی درخواستوں کی تفصیلات

*9041: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری 2010 میں سکالرشپ کے لئے بینوولینٹ فنڈ نے درخواستیں طلب کی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2011 میں دوبارہ سکالرشپ کیلئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں مگر 2010 فروری میں جن ملازمین نے درخواستیں دی تھیں ان کو ابھی تک سکالرشپ کی ادائیگی نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2011 میں طلب کی گئی درخواستوں میں سے متعدد افراد کو بھی چیک جاری ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر فروری 2010 کے درخواست دہندگان کو ابھی تک ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 30 مئی 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)درست ہے۔

(ب)درست ہے مگر یہ درست نہ ہے کہ فروری 2010 میں جو درخواستیں وصول ہوئی تھیں،انکو ادائیگی نہ کی گئی ہے۔صرف جو درخواستیں نامکمل تھیں انکوادائیگی نہ کی گئی مگر جو درخواست گزار مطلوبہ کاغذات و کوائف فراہم کر رہے ہیں ان کوادائیگی کی جارہی ہے۔

(ج)درست ہے۔جن کی درخواستیں مکمل تھیں انکو چیک جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(د)فروری 2010 میں جو درخواستیں وصول ہوئی تھیں،انکوادائیگی کر دی گئی ہے صرف جو درخواستیں نامکمل تھیں ان کی ادائیگی نہ کی گئی ہے۔البتہ درخواستیں مکمل ہونے پر انکو بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 4اکتوبر 2011)

لاہور۔الفلاح بلڈنگ میں قائم دفاتر کی تفصیلات

*9042:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)الفلاح بلڈنگ لاہور میں اس وقت کس کس سرکاری محکمہ کے دفاتر ہیں انکے نام اوران کو کتنے کمرے /اپارٹمنٹس دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان محکمہ جات سے کرایہ / لیز کی مد میں ماہانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے اور کس کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے؟

(ج)کون کون سے محکمہ جات یہ ادائیگی نہ کر رہے ہیں ان کے نام اوران کے ذمہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د)ان کو یہ کمرے /اپارٹمنٹس کس نے دیئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 10مارچ 2011 تاریخ ترسیل 30مئی 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)الفلاح بلڈنگ لاہور میں اس وقت سات عدد سرکاری محکمہ جات کے دفاتر قائم ہیں اور انکو الاٹ شدہ رقبہ کی تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان سرکاری محکمہ جات سے کرایہ لیز کی مد میں ماہانہ رقم۔/10,92,573 روپے وصول کی جاتی ہے۔ نیز یہ رقم بنک آف پنجاب میں چیئرمین بینوولینٹ فنڈ/چیف سیکرٹری کے اکاؤنٹ نمبر CPA-1326-8 میں جمع کرائی جاتی ہے جس کی تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام مذکورہ بالا سرکاری محکمہ جات کرایہ باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔

(د)انکو یہ کمرے/دفاتر مجاز اتھارٹی ایڈیشنل چیف سیکرٹری فنڈز کی اجازت سے الاٹ کئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اکتوبر 2011)

لاہور-سرکاری رہائش گاہوں میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی تفصیلات

*9091: جناب قیصر اقبال سندھو: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں ملازمین کی مختلف کیٹیگریز کی کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ لوگ محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائر ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھر پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت بھی پالیسی کے برعکس آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کر رہی ہے نیز موجودہ حکومت نے تین سالوں میں خلاف پالیسی، آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کئے ہیں، الاٹی کا نام، عہدہ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے حکومت نے اب تک کتنے گھر الاٹ کئے ہیں اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ)اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق والا ٹمنٹ کو منسوخ کرنے اور طبی بنیاد پر الاٹمنٹ کو ترجیح دینے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 3 جون 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) لاہور میں حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی کے زیر اہتمام ملازمین کی مختلف کیٹیگریز کی رہائش گاہوں کی تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تاہم کچھ ملازمین ریٹائرمنٹ کے بعد سول کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر کے سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں تاہم پوری تندھی سے قانونی چارہ جوئی کی جارہی ہے۔ عدالتی فیصلوں کی روشنی میں یہ گھر بذریعہ پولیس خالی کروالئے جائیں گے۔

(ج) الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 15 کے مطابق صوبائی حکومت کسی سرکاری ملازم کو قانوناً رہائش فراہم کرنے کی پابند نہیں ہے نیز سرکاری رہائش گاہوں کی ان آفیسران کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے جو کہ دوسرے صوبوں یا اضلاع سے تبدیل ہو کر آتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ایسے آفیسران کی رہائشی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو دوسرے اضلاع یا صوبوں سے ٹرانسفر ہو کر لاہور تعینات ہوتے ہیں اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت گھر الاٹ کرتے ہیں اور یہ طریق کار گزشتہ حکومت میں بھی جاری تھا جیسا کہ گزشتہ دور میں 270 سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی تھیں۔ موجودہ حکومت میرٹ پر الاٹمنٹ کرنے کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے اور آؤٹ آف ٹرن یا پالیسی میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کرنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ تاہم جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ بعض اوقات کسی ملازم کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، وزیر اعلیٰ پنجاب، قواعد و ضوابط کے مطابق اپنے صوابدیدی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے گھر الاٹ کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے 37 گھر الاٹ کئے ہیں جن کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ان میں گزٹیڈ آفیسران کی تعداد 20 ہے جبکہ گریڈ ایک سے 16 ملازمین کی تعداد 17 ہے۔

(اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ موجودہ حکومت نے دیگر رہائشی کالونیوں کے علاوہ جی اوآر-ون میں 34 گھر خالی کروائے ہیں اور 16 مزید گھروں کو خالی کروانے کے لئے حسب ضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے تاہم یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ موجودہ حکومت ان الاٹیوں سے گھر خالی کروا رہی ہے جو ریٹائر ہو چکے ہیں یا کسی اور وجہ سے گھر اپنے پاس رکھنے کی قانونی مدت پوری کر چکے ہیں دیگر جی او آرز اور کالونیوں سے خالی کرائے گئے گھروں کی تعداد اس کے علاوہ ہے جو کہ 1095 ہے-یہ ایک منفرد مثال ہے)

(د) جی ہاں! الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق دستیاب گھروں کا 20 فیصد کوٹہ ہارڈشپ کیسز کے لئے مختص کیا ہوا ہے جس میں میڈیکل کی بنیاد بھی شامل ہے-ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ہارڈشپ کمیٹی جس میں سیکرٹری (سروسز) ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) اور اسٹیٹ آفیسر، ایس اینڈ جی اے ڈی بطور رکن شامل ہیں کوٹہ کے مطابق الاٹمنٹ کی سفارش کرتے ہیں طریق کار کی تفصیل تتمہ "ج" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز اب تک ہارڈشپ سکیم کے تحت کل 44 الاٹمنٹس ہو چکی ہیں-

(ہ) چونکہ وزیراعلیٰ پنجاب قواعد وضوابط کے مطابق صوابدیدی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے پالیسی میں نرمی کرتے ہوئے سرکاری گھر الاٹ کر سکتے ہیں-اس لئے یہ گھر مجاز اتھارٹی کی منظوری سے الاٹ ہوئے ہیں اس لئے منسوخ نہیں کئے جا رہے تاہم طبی بنیاد پر ہارڈشپ کوٹہ میں الاٹمنٹ کی جائے گی-

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2012)</u>

<u>لاہور-سرکاری رہائش گاہوں میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس پر پابندی کی تفصیلات</u>

*9094: <u>انجنئیر جاوید اکبر ڈھلوں</u>: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت 5493 سول اور پولیس افسران کی سرکاری رہائش گاہوں کے لئے درخواستیں سول سیکرٹریٹ پنجاب اسٹیٹ آفس میں جمع ہو چکی ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب GOR I,II,III,IV وحدت کالونی، چوبرجی کوارٹر، پونچھ ہاؤس، خوش نما فلیٹس اور دیگر رہائش گاہوں میں افسران وملازمین کی طرف سے دی گئی درخواستوں کے حساب سے خالی نہیں ہیں لیکن 600 افسران وملازمین کو Out of turn گھر الاٹ کئے گئے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب سرکاری گھروں کی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ روکنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 3 جون 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ افسران کی طرف سے دی گئی درخواستوں کے حساب سے سرکاری رہائش گاہیں دستیاب نہ ہیں تاہم Out of turn الاٹمنٹ کے حوالے سے دیئے گئے اعداد وشمار درست نہ ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب سختی سے الاٹمنٹ پالیسی پر عمل پیرا ہے اور Out of turn الاٹمنٹ کی مکمل طور پر حوصلہ شکنی کرتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2012)</u>

<u>پنجاب بینوولینٹ فنڈز بورڈ کے ملازمین کی تعداد ودیگر تفصیلات</u>

*9095: <u>محترمہ زوبیہ رباب ملک</u>: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بینوولینٹ فنڈز بورڈ لاہور کے دفتر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے عارضی ملازم ہیں؟

(ج) ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کہاں اور کس مد سے کی جاتی ہے ؟

(د) کیا یہ ملازم محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن پنجاب کے ملازم ہیں یا بینوولینٹ فنڈز بورڈ کے ملازم ہیں ؟

(ہ) کیا ان ملازمین کو وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو حکومت پنجاب کے دیگر ملازمین کو حاصل ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 3 جون 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پراونشل بینوولینٹ فنڈز بورڈ لاہور میں ٹوٹل 54 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) ان میں سے 39 مستقل ہیں اور 15 عارضی ملازم ہیں۔

(ج) ان ملازمین کو بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے اکاؤنٹ میں سے تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

(د) یہ تمام ملازمین بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے ملازم ہیں۔

(ہ) جی ہاں ان ملازمین کو وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو حکومت پنجاب کے دیگر ملازمین کو حاصل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2012)

ضلع سرگودھا۔ بینوولینٹ فنڈز میں مالی امداد کے لئے جمع ہونے والی درخواستوں کی تفصیلات

*9096: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ضلع سرگودھا سے یکم جنوری 2010 سے آج تک بینوولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، ماہانہ امداد برائے بیوہ، جہیز فنڈ اور تجہیز و تکفین چارجز کی کتنی درخواستیں وصول ہوئیں ؟

(ب) ان میں سے کتنی درخواستوں پر چیک Deliver ہو چکے ہیں اور کتنی درخواستیں ابھی Under Process ہیں ؟

(ج)ان درخواستوں پر عمل درآمد کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟

(د) کیا حکومت ان درخواستوں پر جلد از جلد عمل درآمد کر کے ان کے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 3 جون 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلعی بہبود فنڈ سرگودھا کو یکم جنوری 2010 سے آج تک مختلف گرانٹس کی ادائیگی کیلئے درج ذیل درخواستوں وصول ہوئیں انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام گرانٹ	تعداد
1	ماہانہ امداد	252
2	شادی گرانٹ	821
3	تجہیز و تکفین گرانٹ	775
4	تعلیمی وظیفہ گرانٹ	2360
	کل	4208

(ب)ان میں سے درج ذیل درخواستوں پر چیک دیئے جا چکے ہیں اور بقایا درخواستوں کے چیک تیار کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام گرانٹ	تعداد
1	ماہانہ امداد	گزٹیڈ ملازمین کے اہل خانہ کو مورخہ 11-12-31 تک امداد جاری کی جا چکی ہے۔ جبکہ نان گزٹیڈ اہل خانہ کو مورخہ 11-06-30 تک امداد جاری کی جا چکی ہے۔
2	شادی گرانٹ	200 چیک جاری کئے جا چکے ہیں۔

3 تجہیز و تکفین گرانٹ 250چیک جاری کئے جا چکے ہیں۔

4 تعلیمی وظیفہ گرانٹ 300چیک جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ج) تین ماہ میں چیک تیار کر کے مستحقین کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔

(د) جواب بمطابق جز (ج) ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17فروری 2012)

جی او آرز کی رہائش گاہوں میں سرونٹ کوارٹرز کی تفصیلات

*9114: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے GOR,s میں سرکاری افسران کے گھروں میں سرونٹ کوارٹرز کی سہولت دی ہوئی ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو GOR-III شادمان لاہور میں کل کتنے سرکاری گھر ہیں اور کیا ان گھروں سے ملحقہ یا علیحدہ سرونٹ کوارٹرز ہیں؟

(ج) کتنے الاٹیوں کو 2/2 سرونٹ کوارٹر اور کتنے الاٹیوں کو 1/1 سرونٹ کوارٹر الاٹ کیا گیا ہے اور کتنے الاٹیوں کے پاس ایک بھی سرونٹ کوارٹر نہیں ہے ؟

(د) GOR-III شادمان لاہور کے جن الاٹیوں کو سرونٹ کوارٹرز الاٹ نہیں کئے گئے اس کی وجوہات بیان کی جائیں اور ان گھروں کی تعداد سے بھی آگاہ کیا جائے ؟

(ہ) GOR-III شادمان لاہور کے جن الاٹیوں کو سرونٹ کوارٹرز کی سہولت نہیں ہے کیا حکومت پنجاب انہیں یہ سہولت دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 22مارچ 2011 تاریخ ترسیل 8مئی 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جزوی طور پر درست ہے کیونکہ سرونٹ کوارٹر کی سہولت تمام رہائش گاہوں کے ساتھ نہ ہے۔

(ب)GOR-III شادمان میں کل گھروں کی تعداد 381 ہے جبکہ سرونٹ کوارٹرز کی تفصیل جز "ج" میں ہے۔

(ج) 112 گھروں کے ساتھ ایک (1/1) سرونٹ کوارٹر ہے۔

77 گھروں کے ساتھ دو (2/2) سرونٹ کوارٹرز ہیں۔

192 گھروں کے ساتھ سرونٹ کوارٹر کی سہولت موجود نہ ہے۔

(د) چونکہ بیشتر رہائش گاہیں دوسری یا تیسری منزل پر واقع ہیں اس کی وجہ سے انہیں سرونٹ کوارٹر کی سہولت دینا ممکن نہ ہے ایسی رہائش گاہوں کی تعداد 192 ہے۔

(ہ) فی الحال کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2011)

وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9180: حاجی محمد اسحاق: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں کل عملے کی تعداد، عہدہ، مع سکیل کیا ہے؟

(ب) سال 09-2008 میں مذکورہ سیکرٹریٹ میں کل کتنے اخراجات ہوئے اور کس کس مد میں؟

(ج) مذکورہ سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

(د) سال 09-2008 میں مذکورہ سیکرٹریٹ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور کتنا خرچ ہوا؟

(ہ) کیا مذکورہ سیکرٹریٹ کے اخراجات مختص کردہ فنڈز سے زیادہ ہیں اگر زیادہ ہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 18 مئی 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) تفصیلات منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تفصیلات منسلکہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ ٹرانسپورٹ ونگ میں کل 174 گاڑیاں ہیں۔آفیسرز کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل منسلکہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)سال 09۔2008 میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے لیے 126.734 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اس سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ میں 268.245 ملین روپے مختص ہوئے اوراس سال کے دوران کل اخراجات 238.160 ملین تھے۔06۔2005تا09۔2008 کے دوران وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے نظر ثانی شدہ بجٹ کاتقابلی جائزہ درج ذیل ہے۔

2005۔06	201.853 ملین
2006۔07	341.763 ملین
2007۔08	343.316 ملین
2008۔09	268.245 ملین

(ہ)09۔2008 میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے بجٹ میں مختص کردہ فنڈز سے 105.767 ملین روپے محکمہ خزانہ نے اضافی فنڈز فراہم کیے جوکہ اصل بجٹ کاہی حصہ ہیں.بجٹ مختص ہونے کے بعد حکومت کی طرف سے ملازمین کی تنخواہوں میں ملنے والے اضافہ کی وجہ سے وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کو 19.141 ملین روپے کے اضافی فنڈ کامطالبہ تنخواہوں کی مد میں کرناپڑا۔علاوہ ازیں مختص کردہ فنڈ کے بعد اضافی رقوم کے مطالبے کی دوسری وجوہات میں پٹرول اور بجلی کے نرخوں میں ہوش ربا اضافہ اوراس کے نتیجہ میں ہونے والی اشیائے صرف کی قیمتوں میں زیادتی شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 ستمبر 2011)

وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9255: حاجی محمد اسحاق: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں کل عملے کی تعداد کیاہے تعداد عہدہ، مع سکیل بیان فرمائیں؟

(ب)سال 09۔2008 میں مذکورہ سیکرٹریٹ میں کل کتنے اخراجات کس کس مد میں ہوئے؟

(ج)مذکورہ سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

(د)سال 2008-09 کیلئے مذکورہ سیکرٹریٹ کیلئے کل کتنا فنڈ مختص ہوا؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 7 جون 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) تفصیلات منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تفصیلات منسلکہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ ٹرانسپورٹ ونگ میں کل 174 گاڑیاں ہیں۔آفیسرز کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل منسلکہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)سال 2008-09 میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے لیے 126.734 ملین روپے مختص کئے گئے۔ 2005-06 تا 2008-09 کے دوران وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے نظر ثانی شدہ بجٹ کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:-

2005-06	201.853 ملین
2006-07	341.763 ملین
2007-08	343.316 ملین
2008-09	268.245 ملین

(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2011)

اینٹی کرپشن پنجاب کا بجٹ ودیگر تفصیلات

*9371: میاں طارق محمود: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب کا سال 2010-11 کا کل بجٹ مدوائز بتائیں؟

(ب) محکمہ ہذا کو کتنی آمدن کس کس ذرائع سے وصول ہوئی، تفصیل سال 2010-11 کی بتائیں؟

(ج) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب نے یکم جنوری 2010 سے آج تک کتنی خورد برد کی گئی رقم کی ریکوری کی ہے؟

(د) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب میں یکم جنوری 2010 سے آج تک کتنی سرکاری گاڑیاں کتنے کتنے سی سی کی کس کس کمپنی سے کتنی مالیت میں خریدی گئیں؟

(ہ) محکمہ ہذا کا سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران آڈٹ کتنی رقم خورد برد کا انکشاف ہوا اور اس خورد برد کے ذمہ دار کون کون ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 15 جون 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب کا سال 11۔2010 کا کل بجٹ = /34,29,47,500 (34 کروڑ 29 لاکھ 47 ہزار 5 سو روپے) ہے جس کی مدوائز تفصیل پرچم "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب کو دوران سال 11۔2010 میں کسی بھی ذرائع سے آمدن / رقم وصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب نے یکم جنوری 2010 سے آج تک کل ریکوری /6,92,74,962۔ (6 کروڑ 92 لاکھ 74 ہزار 9 سو 62) روپے کی ہے۔

(د) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب نے یکم جنوری 2010 سے آج تک کوئی سرکاری گاڑی نہ خریدی ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا میں سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے آڈٹ کے دوران کسی قسم کی رقم کے خورد برد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اگست 2011)

وحدت کالونی لاہور کا کل رقبہ و کوارٹرز کی تفصیلات

*9374: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وحدت کالونی لاہور کا کل رقبہ سرکاری کاغذوں میں کتنا ہے کتنے پر کوارٹرز ہیں؟
(ب) اس میں کتنے بلاک ہیں ہر بلاک میں کتنے کوارٹرز / رہائش گاہیں ہیں؟
(ج) ڈی بلاک وحدت کالونی میں کتنے کوارٹرز ہیں یہ کن کن ملازمین کو الاٹ ہیں، ان کے نام،، عہدہ، گریڈ اور محکمہ بتائیں؟
(د) اس بلاک میں کتنے کوارٹرز میں ریٹائرڈ ملازم رہائش پذیر ہیں ان کے نام، عہدہ، ریٹائرمنٹ کی

تاریخ اور کب تک یہ کوارٹرز خالی کرنے کے پابند تھے؟

(ہ) اگر ان کا گریس پریڈ ختم ہو گیا ہے تو پھر ان سے کوارٹرز کیوں خالی نہ کروائے جا رہے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان سے کوارٹر خالی کروانے اور ان کو جس دن سے وہ ناجائز طور پر رہائش پذیر ہیں اس عرصہ کا Penal رینٹ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 15 جون 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سرکاری ریکارڈ کے مطابق وحدت کالونی لاہور کا کل رقبہ 254.73 ایکڑ ہے اور 171.11 ایکڑ رقبہ پر گھر تعمیر ہیں۔
(ب) وحدت کالونی میں 34 بلاک ہیں اور ہر بلاک میں کوارٹرز کی تعداد کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ڈی۔ بلاک وحدت کالونی میں کوارٹرز کی کل تعداد 40 ہے تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ڈی بلاک وحدت کالونی میں اس وقت صرف کوارٹر نمبر D-10، میں ریٹائرڈ سرکاری ملازم اشفاق حسین، سابقہ ڈائریکٹر ایگریکلچر رہائش پذیر ہے نیزان کے بیٹے نے ہائی کورٹ سے Stay order لیا ہوا ہے جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ)جیسا کہ جز"د" میں ہے۔

(و)جی ہاں حکومت ناجائز طور پر رہائش پذیر ملازم سے عدالتی فیصلہ کی روشنی میں عمل درآمد کروائے گی اور ناجائز قبضہ کا پینل رینٹ بھی وصول کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 12مارچ 2012)

وزیراعلیٰ انسپکشن ٹیم کو موصول ہونے والی انکوائریوں کی تفصیلات

*10099:چودھری احسان الحق احسن نولاٹیہ:کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ تین سالوں میں وزیراعلیٰ انسپکشن ٹیم کو کل کتنی انکوائریاں موصول ہوئیں، کتنی مکمل ہوئیں اور کتنی جاری ہیں؟

(ب) کتنے افراد کو سزائیں دی گئی ہیں، کتنے بیگناہ قرار دیئے گئے؟

(ج)داخل دفتر ہونے والی درخواستوں کے مدعیان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، کیا حکومت مذکورہ افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 9جون 2011 تاریخ ترسیل 25اگست 2011)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) گزشتہ تین سالوں میں وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو کل 384 انکوائریاں اور شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 344 مکمل ہوئیں اور 40 زیر تفتیش ہیں (منسلکہ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) معائنہ ٹیم کا کام ذمہ دار افراد کے خلاف سفارشات مرتب کرنا ہے اور برائے منظوری وزیر اعلیٰ کو پیش کرنا ہے وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں ذمہ دار افراد کے خلاف مزید کارروائی متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے تاہم مذکورہ بالا تعداد میں سے 170 انکوائریوں میں ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی سفارش کی گئی اور 174 انکوائریاں داخل دفتر کر دی گئیں یا متعلقہ محکموں کو تحقیقات کیلئے بھجوادی گئیں۔

(ج) پنجاب رولز آف بزنس 2011ء (منسلکہ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت جھوٹے مدعیان کے خلاف کارروائی کے متعلق کسی بھی قسم کی وضاحت موجود ہے اور نہ ہی وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم میں جھوٹے مدعیان کے خلاف کارروائی کی کوئی مثال موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2011)

وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے دائرہ کار کی تفصیلات

*10102: چودھری احسان الحق احسن نولاٹیہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے دائرہ کار کی وضاحت کریں کیا ہر چھوٹا بڑا غبن اور بد عنوانی مذکورہ محکمہ زیر تفتیش لا سکتا ہے؟

(ب) کیا عوام الناس میں سے ہر فرد درخواست دے سکتا ہے یا پھر صرف وزیر اعلیٰ پنجاب خود انکوائری کے احکامات جاری کرتے ہیں؟

(ج) کیا چیئر مین (C M I T) خود بھی انکوائری شروع کر سکتا ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 9 جون 2011 تاریخ ترسیل 25 اگست 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کے دائرہ کار جس کی وضاحت رولزآف بزنس 2011 کے سیکنڈ شیڈول میں کی گئی ہے (نقل بطور منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) میں صرف سنگین اور فوری توجہ طلب اہم نوعیت کی شکایات اور ان اہم معاملات جن سے حکومتی یا عوامی مفاد وابستہ ہو شامل ہیں۔البتہ اس دوران اگر بدعنوانی یا غبن سامنے آئے تو معاملہ تفتیش اور مزید کارروائی کیلئے محکمہ انسداد رشوت ستانی کو بھجوایا جاسکتا ہے نیز جناب وزیر اعلیٰ صاحب غبن یا بدعنوانی، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، کی بابت تحقیقات وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کو تفویض فرما سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ، عوام الناس کی طرف سے پیش کردہ، صرف سنگین اور فوری توجہ طلب / اہم نوعیت کی شکایات کو زیر غور لاکر متعلقہ محکمہ جات کو فوری کارروائی کیلئے بھیج سکتا ہے یا از خود براہ راست بھی تحقیقات کر سکتا ہے۔

(ج)چیئر مین وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کسی بھی اہم معاملہ جس سے حکومتی یا عوامی مفاد وابستہ ہو، کی از خود تحقیقات کر کے متعلقہ حکام کی توجہ برائے مناسب کارروائی مبذول کرانے کیلئے، جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو برائے غور و مناسب احکامات پیش کر سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 نومبر 2011)

ضلع بہاولنگر: مالی امداد کے لئے وصول ہونے والی اور زیر التوا درخواستوں کی تفصیلات

*10213: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع بہاول نگر میں سال 2008، 2009 اور 2010 کے دوران بہبود فنڈ سے سکالرشپ، میرج گرانٹ اور دیگر مالی امداد کے لئے کتنی درخواستیں وصول ہوئی ہیں؟

(ب) کتنی درخواستوں کے چیک جاری ہو چکے ہیں اور کتنی درخواستیں ابھی تک پینڈنگ ہیں؟

(ج)پینڈنگ درخواستیں کس کس کی ہیں اور یہ کس کس مقصد کے لئے دی گئی تھیں؟

(د) کیا حکومت پینڈنگ درخواستوں پر فوری کارروائی کرنے، اس کے چیک متعلقہ افراد کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 30 جون 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع بہاولنگر میں سال 2008، 2009 اور 2010 کے دوران بہبود فنڈ سے سکالرشپ، میرج گرانٹ اور دیگر مالی امداد کے لئے درج ذیل درخواستیں وصول ہوئیں۔

نام گرانٹ	2008	2009	2010
1- تعلیمی وظیفہ	1156	1068	929
2-شادی گرانٹ	413	788	327
3- تجہیز و تکفین گرانٹ	314	572	249
4-ماہانہ امداد	73	151	52

(ب) جن درخواستوں کے چیک جاری ہو چکے ہیں اور جتنی درخواستیں ابھی تک پینڈنگ ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام گرانٹ	جاری شدہ چیکوں کی تعداد	پینڈنگ چیکوں کی تعداد
1- تعلیمی وظیفہ	2424	929
2-شادی گرانٹ	1201	327
3- تجہیز و تکفین گرانٹ	886	249
4-ماہانہ امداد	224	52

(ج) پینڈنگ درخواستیں ضلع بہاولنگر سے تعلق رکھنے والے حکومت پنجاب کے مختلف سرکاری ملازمین اور ان کے فیملی ممبران کی ہیں جو انہوں نے تعلیمی وظائف، شادی گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ اور ماہانہ امداد کے حصول کے لئے دی ہیں۔

(د)پینڈنگ درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد درست پائی جانے والی درخواستوں کے متعلقہ افراد کو جلد ہی چیک جاری کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 3اکتوبر 2011)

ضلع بہاولنگر کرپشن کے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10214: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن ضلع بہاولنگر میں 2009 اور 2010 کے دوران کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش کئے جا چکے ہیں، کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں اور کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں نیز ملزمان کے نام، ایف آئی آر، نمبر زاور ملزمان کے پتہ جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 30 جون 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن ضلع بہاولنگر میں 2009 اور 2010 کے دوران کرپشن کے درج مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تعداد مقدمات جو درج ہوئے
2009	83
2010	69
کل مقدمات جو درج ہوئے:	152

(ب) مذکورہ عرصہ میں 152 درج شدہ مقدمات میں سے 55 مقدمات کی اخراج رپورٹس اور 87 مقدمات کے چالان عدالتوں میں بھجوائے گئے جبکہ 10 مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں۔ عدالت

میں بھجوائے گئے مقدمات میں سے 20 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں ان کی تفصیل فلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز ملزمان کے نام، ایف آئی آر، نمبرز اور ملزمان کے پتہ جات کی مکمل تفصیل فلیگ "بی" اور "سی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اکتوبر 2011)

لاہور: ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہیں استعمال کرنے والے افسران و دیگر تفصیلات

*10749: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں گریڈ 20 تا 22 کے کتنے افسران سرکاری رہائش گاہیں استعمال کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) کتنے افسران ایسے ہیں جو کہ ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہیں رکھے ہوئے ہیں ان کے نام، عہدہ اور یہ کب سے سرکاری رہائش گاہیں رکھے ہوئے ہیں؟

(ج) کتنے افسران ایسے ہیں جو کہ لاہور سے دوسرے شہر یا وفاقی حکومت میں تعینات ہونے کے باوجود سرکاری رہائش استعمال میں رکھے ہوئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور رہائش گاہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت ایسے غیر قانونی رہائش پذیر سرکاری ملازمین سے پینل رینٹ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2011 تاریخ ترسیل 20 فروری 2012)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) لاہور میں گریڈ 20 تا 22 کے جو افسران سرکاری رہائش گاہیں استعمال کر رہے ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین سے گھر خالی کروانے کے لئے الاٹمنٹ پالیسی پر سختی سے عمل پیرا

ہے۔ پالیسی کے مطابق ریٹائر منٹ کے بعد سرکاری ملازم مجاز اتھارٹی کی اجازت سے آٹھ ماہ تک سرکاری گھر رکھ سکتا ہے۔ پالیسی کے مطابق ان افسران سے رہائش گاہیں خالی کروانے کا عمل جاری ہے جو مقررہ مدت تک گھر اپنے پاس رکھ چکے ہیں۔ اس سلسلے میں 51 رہائش گاہوں میں سے 47 رہائش گاہیں صرف GOR-1 میں سے خالی کروائی جاچکی ہیں جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ باقی GORs میں سے خالی کروائی جانے والی رہائش گاہوں کی تعداد 105 ہے اور یہ عمل مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق لاہور سے باہر یا وفاقی حکومت میں تعینات ہونے والے افسران سرکاری رہائش گاہ دو سال تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ حکومت اس پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے اور مقررہ مدت پوری ہونے پر سرکاری رہائش گاہ خالی کروانے کا عمل جاری ہے۔

(د) جی ہاں۔ حکومت غیر قانونی رہائش پذیر سرکاری ملازمین سے پینل رینٹ وصول کر رہی ہے اور اس پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جولائی 2012)

لاہور: گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین کو الاٹ کی گئی رہائش گاہوں کی تفصیلات

*10750: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(دالف) یکم جنوری 2011 سے آج تک لاہور شہر میں گریڈ ایک تا 11 اور اس سے اوپر گریڈ کے کتنے ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ محکمہ اور سرکاری رہائش کا نمبر مع کالونی کا نام بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کو میرٹ پر، کتنے کو بغیر میرٹ رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں؟

(ج) بغیر باری الاٹمنٹ کن کے احکامات پر ہوئیں اس کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
(د) اس عرصہ کے دوران کتنی رہائش گاہیں سی ایم ڈائریکٹو پر الاٹ ہوئیں؟
(ہ) اس عرصہ کے دوران سی ایم ڈائریکٹو کتنے وصول ہوئے اور کن کن ملازمین کے یہ ڈائریکٹو تھے؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2011 تاریخ ترسیل 24 فروری 2012)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یکم جنوری 2011 سے آج تک لاہور شہر میں واقع S&GAD کے پول میں موجود سرکاری رہائش گاہوں میں 618 ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں 232 ملازمین کو میرٹ پر رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں جبکہ باقی ماندہ 386 الاٹمنٹس میں سے 351 الاٹمنٹس وزیراعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کے تحت کی گئی ہیں اور 35 الاٹمنٹس پالیسی کے مطابق Spouse Scheme، Parent Scheme، Hardship Scheme اور Informer Scheme کے تحت کی گئی ہیں، تفصیل تتمہ ("ب"، "ج"، "د"، "ر"، "ہ"، "و") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ میں میرٹ کی پالیسی کو ملحوظ خاطر رکھ رہی ہے۔ تاہم بغیر باری الاٹمنٹ وزیراعلیٰ کے صوابدیدی احکام کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس عرصہ کے دوران ٹوٹل 351 الاٹمنٹس وزیراعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کے تحت کی گئی ہیں۔

(ہ) یکم جنوری 2011 سے لے کر اب تک وزیراعلیٰ پنجاب کی جانب سے مختلف محکمہ جات کے ملازمین کے لئے 784 سے زائد چیف منسٹر ڈائریکٹوز موصول ہوئے ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ "ی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جولائی 2012)

مقصود احمد ملک لاہور

سیکرٹری 26 اگست 2012

بروز منگل 28 اگست 2012 محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	ڈاکٹر سامیہ امجد	1266-1265
2	میاں نصیر احمد	3283-3282
3	سردار خالد سلیم بھٹی	8178--5042
4	سید حسن مرتضیٰ	7517-7516
5	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	7567-7566
6	جناب اعجاز احمد کاہلوں	8775--8026
7	شیخ علاؤالدین	8046-8044
8	محترمہ ساجدہ میر	9374-8960
9	جناب محمد نوید انجم	9042-9041
10	جناب قیصر اقبال سندھو	9091
11	انجنیئر جاوید اکبر ڈھلوں	9094
12	محترمہ زوبیہ رباب ملک	9096-9095
13	محترمہ ماجدہ زیدی	9114
14	حاجی محمد اسحاق	9255-9180
15	میاں طارق محمود	9371
16	چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیہ	10102-10099
17	جناب شوکت محمود بسراء	10214-10213
18	محترمہ فائزہ احمد ملک	10750-10749